

## امام کی اجازت کے بغیر مکبر بننے کا حکم

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-3302

تاریخ اجراء: 25 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 28 نومبر 2024ء

### دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

### سوال

جمعہ و عیدین میں اگر لاؤڈ اسپیکر نہ ہو اور کوئی مقتدی امام کی اجازت کے بغیر ہی مکبر بن گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مکبر بننے کے لیے امام کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اگر مقتدیوں کو لگے کہ امام کی تکبیرات کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچ رہی، تو کوئی بھی مکبر بن سکتا ہے تاکہ امام کا حال سب کو معلوم ہو جائے۔ لیکن اگر امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچ جائے، تو بلا ضرورت مکبر بننا مکروہ و بدعت ہے، لیکن اس صورت میں بھی مکبر کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ مگر یہ بات واضح رہے کہ مکبر وہی بن سکتا ہے جو صحیح قراءت جانتا ہو، نیز اس درست نیت سے تکبیرات پڑھے کہ "اپنی تکبیر کہتا ہوں اور حاجت کی وجہ سے آواز بلند کرتا ہوں"۔ لوگوں کو اچھا لگانے کے لیے بناوٹ اور سر کے ساتھ تکبیرات بلند آواز سے کہنے کی اجازت نہیں۔

ردالمحتار میں ہے: "واعلم أن التبلیغ عند عدم الحاجة إليه بأن بلغهم صوت الإمام مکروه. وفي السیرة الحلبية: اتفق الأئمة الأربعة على أن التبلیغ حينئذ بدعة منكرة أي مکروهة وأما عند الاحتیاج إليه فمستحب. وما نقل عن الطحاوي: إذا بلغ القوم صوت الإمام فبلغ المؤمن فسدت صلاته لعدم الاحتیاج إليه فلا وجه له إذ غايته أنه رفع صوته بما هو ذکربصیغته. وقال الحموي: وأظن أن هذا النقل مکذوب على الطحاوي فإنه مخالف للقواعد." ترجمہ: ان لو کہ جب امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانے کی حاجت نہ ہو بایں صورت کہ مقتدیوں تک امام کی آواز خود ہی پہنچ جائے تو اس وقت (کسی مقتدی کا مکبر بن کر) امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانا مکروہ ہے، اور سیرت حلبیہ میں ہے کہ ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں مکبر کا، امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانا بُری بدعت یعنی مکروہ ہے اور جب حاجت ہو تو مستحب ہے اور وہ جو امام طحاوی

سے منقول ہے کہ جب امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچ جائے، پھر بھی کوئی مقتدی مکبر بن کر امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچائے تو اس کی حاجت نہ ہونے کے سبب اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس منقول مسئلے کی درستی کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ یہی ہوا کہ اس مقتدی نے تکبیر کے جو صیغے کہنے تھے وہ اس نے بلند آواز میں کہہ دئے، اور جموی نے فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ مذکورہ منقول مسئلہ امام طحاوی پر جھوٹ باندھا گیا ہے کیونکہ یہ مسئلہ، قواعد کے مخالف ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاة، جلد 2، صفحہ 210، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ”اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی، تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے؛ اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 521، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



**Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**



[www.daruliftaahlesunnat.net](http://www.daruliftaahlesunnat.net)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)